

www.mirfatehalishah.com

Written By **Mir Fateh Ali Shah**
Translation By **None**
Language **Urdu**
Catagory **Wake up Muslims**

تلاش عشق



میں کئی روز سے تلاشِ عشق میں سرگرداں رہا کہ شاید کہیں بحرِ نار اپنی آنکھیں بچھائے میری منتظر ہو، ذرا میں بھی تو غالب کے تجربے کو حقِ یقین سے پرکھ لوں کہ عشق نہیں آساں بس اتنا سمجھ لیجئے، اک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کر جانا ہے۔ ذرا میں بھی تو دیکھوں کہ عشق کر کے حیوانِ انسان کیونکر بنتے ہیں اک عجیب تماشا دیکھنے کی آرزو لینے گھوم رہا تھا۔

تب اک روز ایک فقیر نے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا دوپہر کا وقت تھا کڑی دھوپ میں اس نے اپنے چہرے کو ڈھانپ رکھا تھا اسے رعب دار آنکھوں سے میری نگاہوں کی شرارتوں کو شکار کرتے ہوئے اپنی اشہد انگلی سے مجھے خاموشی کی تلقین فرمائی اور اپنے روشن ہاتھ کو میرے سینے پر رکھ دیا کئی جلتے ہوئے لاوے اور منڈلاتے ہوئے طوفان میرے سینے میں اتر گئے اور عجیب سنجیدگی کروٹیں لینے لگی تب مسلسل میرے ذہن میں اقبالؒ کا یہ مصرعہ دوڑنے لگا عشق سکھاتا ہے آدابِ خود آگاہی۔ خود آگاہی سے کیا مراد؟ کیا میں خود سے آگاہ نہیں؟ کیا میں خود ہی خود سے غافل ہوں؟ میرے اندر اس طرح کے خیالات جنم لینے لگے۔ اس (فقیر) نے میرے خیالات کو پڑھتے ہوئے کہا، من عرف نفسہ فقد عرف ربہ (جس نے اپنے آپ کو پہچانا گویا کہ اس نے اپنے رب کو پہچان لیا)۔ اور پوچھا کیا تم اپنے رب کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں وہ اس کائنات کا خالق ہے مالک ہے اور پالتا ہے، اسے پوچھا کیا حقیقتاً تم یہ سب جانتے ہو؟ یا محض سنی سنائی باتیں کر رہے ہو؟ میں نے کہا بچپن سے یہ سب سنا ہے لیکن میں اسے مانتا بھی ہوں۔ اسے کہا مانتا لگ ہے، اور جانتا لگ ہے، تب میں نے محسوس کیا کہ میں مانتا تو ہوں لیکن جانتا نہیں ہوں۔ تب اسے کہا عشق خود آگاہی کے بغیر ممکن ہی نہیں اور تمہارے چہرے جو ایک دوسرے پر دیوانہ وار پھرتے ہیں اور جسم جو ایک دوسرے کی بھوک میں جلتے اور بجھتے ہیں یہ محض نفس پرستی اور جنون کے سوا کچھ بھی نہیں، عشق اجسام سے بالاتر احساس کا نام ہے۔ جب انسان خود آگاہی اختیار کر لیتا ہے تب اس پر الست بریکم کے اسرار کھلتے ہیں تب ہی وہ جانتا ہے کہ ماروی نے عمر کا شاہی محل کیوں گھریا ماروی کا لمبر سے جدا ہونا یہ عالم فراق ہے جسے غالب نے بحرِ نار (آگ کا دریا) کہا اور یہ ہی عشق ہے۔ ویسے بھی خود سے غافل انسان جو خود کو ہی کھو چکا ہو، وہ عشق پانے کی محض آرزو ہی کر سکتا ہے، جس لمحے تم نے خود آگاہی کو پالی جس لمحے تم نے کو پہچان لیا اسی لمحے عشق تمہیں پالے گا۔

اور پھر چہرے سے نقاب ہٹائے بغیر ہی وہ اسی کڑی دھوپ میں غائب ہو گیا اور میں دھوپ میں اسکے نشان ڈھونڈتا رہا

لیکن دور دور تک کوئی نہ تھا

Article Link <http://www.mirfatehalishah.com/articles/post.php?id=2137>
Join us on facebook <https://www.facebook.com/mirfatehalishah>
www.mirfatehalishah.com